Tiryaq-i-Taun
by
Md. Fayazuddin

اللّٰہم اغفرلنا من کل آثام الذنب

تریاق طاعون

مؤلفہ
خادم الاطبا رئیس محمد فیاض الدین ساکن شیرکوٹ
ضلع بجنور
طبیب ریاست چودھری رام کنور سنگھ صاحب رئیس اعظم
قصبہ کانٹھ ضلع مرادآباد

برلاس پریس مرادآباد میں چھاپا گیا
سنہ ۱۹۰۶ء
طبع اول ایکہزار جلد
قیمت فی جلد ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اضافہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ معزز ناظرین کی خدمت بابرکت میں گذارش ہی کہ یہ رسالہ عام فہم اُردو زبان میں تحریر کیا گیا ہے کہ جو صاحب سلیقہ فہمی اُردو سے واقف ہوں اس سے فائدہ اوٹھاوین ۔ میرا مقصد اس سے صرف اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور خدمتگذاری ہی ۔ نہ اپنی لیاقت کا اظہار مقصود ہے ۔ نہ کسی قسم کا فائدہ مدّنظر ہے ۔ صاحبان والا شان و روساے عظام سے التماس ہی کہ وہ اس رسالہ کی بہت سی جلدین طلب فرماکر اپنے احباب و رعایا مین تقسیم فرماوین اسوجہ سے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے ۔

یہ رسالہ شرح اسباب ۔ نفیسی ۔ طب اکبر ۔ کفایہ منصوری وغیرہ کتب و نیز تجربات عامل سے منتخب ہوا ہے ۔ طریقہ تدابیر حفظ ماتقدم ۔ مرض کی اصلیت ۔ تدابیر علاج مناسب طور سے سمجھائی گئی ہین ۔ تاہم اگر کسی جگہ سہو یا غلطی ہو تو معافی کا خواستگار ہوں ۔ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان ۔

ظاہر ہی کہ موت کا وقت مقرر ہی اور کل نفس ذائقۃ الموت مگر مین دعا کرتا ہون کہ یہ تحریر میری مفید ہو اور میرے بھائیون کو نفع پہونچائے ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔ اپنے آقا معانی جناب چودھری رام کنوار سنگھ صاحب رئیس قصبہ کانٹھ کا کہ جنکی نظر عنایت و منشی بھگت بہاری لال صاحب سب جج ریاست جے پور و منشی جے بہاری لال صاحب رئیس شیرکوٹ کہ جنکی وجہ سے یہ رسالہ تکمیل پذیر ہوا مشکور ہون ۔

واللہ المستعان و علیہ التکلان

المؤلف

حکیم محمد فیاض الدین ساکن شیرکوٹ ضلع بجنور

علامات
قبل حدوثِ طاعون

علاماتِ وبا سال کی حالت اپنے قاعدہ پر نہو یعنی جاڑون مین بارش کثرت
ہو یا گرمیون مین سردی ہو یا سردی یا گرمی اپنے وقت پر از حد ہو۔ غرض فصل
اپنی اصلی حالت چھوڑے ہوئے ہو اور دُم دار ستارون کا نکلنا اور ستارون کا
بکثرت ٹوٹنا اور رطوبت ناک ہوا کا چلنا اور کثرت حشرات الارض کی زمین مین
اور کم ہونا بارش کا فصلِ بارش مین۔ اور گدلا ہونا ہوا کا یعنی ایک دِن غبار
آلودہ چلے اور دوسرے روز صاف۔ اور ایک دن مین مختلف ہوا ہو یعنی
کچھ وقت پروا چلنا اور کبھی پچھوا۔ اور اکثر ابر رہنا اور دن کو گرمی ہونا اور
رات کو خنکی اور بھاگنا چوہون کا اور دوسرے حشرات الارض کا یعنی سانپ
بچھو چوہے کا اوپر آجانا اور بیقرار ہوجانا اور مرجانا۔ نیند کا نہ آنا بھوک
نہ ہونا۔ دماغ مین کمزوری پائی جانا۔ کبھی کبھی یا اکثر متلی آنا۔ ڈاکٹر برج
بہاری لال صاحب۔ ایل۔ ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن اپنی کتاب نسخہ طاعون
مین تحریر فرماتے ہین کہ مرض طاعون کی علامات اوسی دن نہین شروع ہوتین جس روز
کہ اس مرض کا زہر آدمی کے اندر سرایت کر جاتا ہی بلکہ دس دن کے اندر یا بعد

شروع ہوتا ہے فرض کرو کہ ایک شخص کے جسم مین یہ زہر آج داخل ہوا تو آج سے دس دن کے اندر کسی دن اسکا اثر ظاہر ہوگا۔ شروع شروع مین مریض کے سر مین کچھ درد اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ پھر درد سر نہایت بیچین کرتا ہے اور بخار پیدا ہو جاتا ہے اور ایک حالت غنودگی کی سی ہو جاتی ہے جس سے وہ بیہوش سا ہو جاتا ہے۔ بخار نہایت شدت کا ہوتا ہے۔ ہوش و حواس باطل ہو جاتے ہین پھر ایک دو دن بعد ران یا بغل یا گردن پر گلٹی نمایان ہوتی ہے۔ اسیواسطے حکام نے بعض مقامات پر بغرض حفاظت قرنطینہ کی میعاد دس یوم مقرر کی ہے تاکہ اُن اشخاص کا جو کہ مقامات مخدوشہ طاعون سے آتے ہین تندرستی اور صحت کا پورا اطمینان ہو جاوے اگر اونمین طاعون کا مادہ موجود ہے تو اس درمیان مین ظاہر ہو جاوے۔

تدبیر حفظ ماتقدم

جس قصبہ یا شہر یا دیہات مین اس مرض کے شروع ہونے کا گمان ہو تو باشندگان کو لازم ہے کہ غذا ٹھنڈی ہلکی و زود ہضم استعمال کرین اور قبض نہ ہونے دین اگر احیاناً قبض واقع ہو تدارک کرین اور تقلیل جماع بھی مدنظر رکھین۔ بالخصوص قبل ہضم غذا ہرگز جماع نہ کرین اگر ایسا ہوگا تو فوراً معدہ خراب ہو جاویگا اور اسباب مرض سے ایک سبب تیار ہوگا۔ اور گرم پانی سے غسل کمتر کرین کیونکہ استعمال آب گرم بوجہ ارخا مسامات کھل جاتے ہین اور بذریعہ مسامات ہوا عفنی جسم کے اندر سرایت کر جاتی ہے اور بسا اوقات اپنا اثر دکھلا دیتی ہے زیادہ بھوکا اور پیاسا رہنا منع ہے۔ مٹھائی الوار ہی کا استعمال ہرگز نہ چاہیے اور استعمال روغن کنجد

سے احتیاط کرین عتی کہ روشنی تک نکرین وداگر ممکن ہو تو اعلے تدبیر دفعیہ مرض
مذکورہ یہ ہے کہ جس قصبہ یا شہر یا دیہات مین اس مرض کا گمان ہو یا موجود ہو
تو باشندگان کو لازم ہی کہ وہ ہر چہار طرف اوس مقام کے اشیای سوختنی مثل
لکڑی اوپلہ وغیرہ بکثرت جمع کرین اور جلا دین تاکہ اجزا اسکی مرطوبی ہوا تحلیل ہون
اور صاف ہوا قایم رہے۔

ہدایت متعلق مکان

مسکن کو گرد و غبار کیچڑ میلے کچیلے پن سے صاف رکھین سفید مٹی قلعی جو
مناسب حال ہو استعمال کرین اور مکان کو میوہ جات و عطریات باردہ سے معطر
رکھین مثل کافور و بنفشہ و نیلوفر و سیب و لیمون و گلاب کے اور ہر روز دس بارہ
مرتبہ تھوڑا تھوڑا گلاب اور سرکہ ملا کر مکان مین چھڑکین۔ اور ایک فاضل طبیب کا
مقولہ ہی کہ سرکہ اور ہینگ ملا کر مکان مین چھڑکنا وبا کی حالت مین مکان کے
رہنے والون کو بہت مفید پڑتا ہی۔ گندک و گوگل کی روزانہ ایک دو مرتبہ دہونی
دینا یا محض لکڑیان جلا کر مکان گرم کرنا بالخصوص لکڑی نیب و جھاو و برگ نیب
بالخاصہ اس مرض مفید ثابت ہوا ہی۔ اونچے پٹے ہوے مکان مین قیام کرنا اور بمقابلہ
نیچے کے مکان کے اوپر کے مکان مین رہنا بہت مفید ثابت ہوا ہے بسبب ارضی
مرض درمیان و اوس کے گرد مکانات عام صفائی رکھی جاوے مثل گوبر وغیرہ کے مکان سے
دور رکھے جاوین تاکہ ہوا انکی اثر مکان مین نہ کرے اور ابخرات ارضیہ سے
مکان محفوظ رہے۔ ہوا نہایت نازک لطیف چیز ہی ذرا سے اثر سے اثر قبول کر لیتی ہی
مثلاً جسوقت پانی سے گذر کر ہم کو محسوس ہوتی ہے فوراً خنکی معلوم ہوتی ہے اور جسوقت
آگ سے گذر کر ہم کو لگتی ہے تو معاً گرمی کرجاتی ہے لہذا یہ بتلانا ضرور ہوا کہ جب

چیزوں کے اختلاط سے ہوا خراب اور بہ کثرت امراض ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں کہ جس
مکان جدا ہونا چاہیے۔ قبرستان۔ خندق۔ اور لقولات ردّیہ مثل پیاز گندنا
کرم کلّہ اور کان ردّیہ مثل ہرتال گندک اور درخت معفّنہ جیسے کہ انجیر اخروٹ
ارنڈ اور ہوائے متعفنہ جیسے کہ سقوف اور دیواروں کی رنگی ہوئی ان چیزوں
کے اختلاط کی ہوا تو ہر وقت مضر پڑتی ہی ہے چہ جائیکہ وقت فساد ہوا۔ جراب موزہ کا
استعمال بہتر ہے اور بمقابلہ ہندوستانی جوتہ کے انگریزی جوتہ مناسب معلوم ہوتا ہے
میرے خیال میں آجکل مکانات کی اندرونی حالت از حد خراب ہے کیونکہ باہر تو
دفعہ ۳۴ کا ڈر اندر کس کا ڈر جو کچھ کوڑا میلا کچیلا مکان میں جمع ہوا اوس کو وہیں گے
خزانہ میں مجتمع کر دیا اور اوس پر پانی وغیرہ بھی ہر قسم کا ڈالتے رہے بلا لحاظ اس بات کے
کہ اس سے کیا چیز پیدا ہوگی۔ آخر اوس نے اپنا اثر کیا پھر تو کان کھلے اور فکر ہوا
ذرا جائے انصاف ہی کہ اگر یہ میلا کچیلا اچھا ہوتا تو ہماری گورنمنٹ عادل جو کہ لاکھوں
روپیہ صفائی کے واسطے صرف کر رہی ہے کیوں صرف کرتی یہ محض رعایا کی ہمدردی
اور تحفظ ہے۔ برادران جس طرح ممکن ہو روزانہ میلا کچیلا کوڑا باہر پھکوا دیا کرو
اور مکان میں زیادہ سیلابی نہ ہونے دو اور پانخانے ایسے تیار کراؤ کہ جس میں
پیشاب اور آبدست کا پانی جدا اور پاخانہ جدا خاص صاحبان میں تو یہ احتیاط
ضرور ہے مگر عام طور پر نہیں۔ اگر مرا ہوا چوہا مکان میں ہی تو اوس کو دست پناہ وغیرہ سے
اوٹھا کر باہر علیحدہ ڈالا جائے ہاتھ سے اوٹھا کر نہ پھینکا جائے لیکن مکان سے
جدا کرنے میں از حد جلدی کیجاوے اور اصلاح مکان کی بطریق مذکورہ کیجاوے
اور جتنی المقدور سکونت ترک کر دیجائے اور ایسے مکان میں سکونت اختیار کیجائے
کہ جس میں ہوا اور روشنی اور دہوپ کا بخوبی گذر ہو۔ مکان خوب کشادہ اور فرش
بھی کا پختہ ہو اور کثرت مردمان بھی نہ ہو۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ

کہ نمناک اور تاریک اور جن مین اثر دہوپ کا نہ پہونچے اونمین ہر وبائی مرض کا
غلبہ ہوتا ہے

جسمانی احتیاط

لباس موٹا رکھین تاکہ ہوای متعفنہ سرایت جسم مین نہ کرے اور رطوبات غلیظ
بذریعہ عرق تحلیل ہون کافور یا چھریلہ صندل زعفران سے کرتہ دوپٹہ وغیرہ
مفرداً یا مجموعۃً رنگ کر استعمال کرنا باعث حفظ امن ہوا ہے ہر روز تازہ
پانی سے غسل کرین اور لباس اور بدن صاف رکھین اور اعضاء رئیسہ پر زیادہ
بار نہ ڈالین اور جو چیزین سمیت ہوا و وبائی کو دور کرتی ہین اپنے پاس رکھین مثل
کافور لونگ سیب۔ اور رات کے کپڑے روزانہ دہوپ مین ڈالین اور لوبان
گندک وغیرہ کی دہونی دیکر استعمال کرین کیونکہ بسبب برودت شب و نیز خروج
ابخرات متعفنہ بدن کے جو اونمین مجتمع ہوتے ہین اندیشہ نقصان کا ہے اور اس طریقہ
پر بوجہ حرارت شمس تحلیل ہو جائین گے اور اصلاح ہوائے سمی دہونی کریگی
اور بعض کا یہ بھی خیال ہے کہ مچھر پسو کھٹمل جوؤن کے کاٹنے سے جو مسامات کھلتا
ہے اوس کے ذریعہ سے بھی ہوای متعفن اثر کرتی ہے تو اس قاعدہ سے اس سبب کی
بھی ایک قسم کی کمی ہو اور یہ سبب بھی قرین قیاس ہے۔

جالینوس کی گولیان جو طاعون مصر مین تجویز ہوئی ہین اور محمد طاہر صاحب لکھتے ہین
کہ جن لوگون نے ان گولیون کا استعمال کیا مرض طاعون سے محفوظ رہے مگر خیال
ضرور رہے کہ یہ حفظ ماتقدم کے واسطے ہین نہ کہ نفس مرض کے واسطے بلکہ بحالت مرض
نقصان پہونچاتی ہین۔

صبر سقوطری ۲ تولہ۔ مر صاف ۱ تولہ۔ زعفران ۱ تولہ۔ انکو گلاب مین پیسکر گولیان بنائین [illegible]

ایک مرتبہ دو ماشہ کھالیا کرین - اکثر اطبا نے اسکی بہت تعریف لکھی ہے -

نسخہ دیگر گولیون کا - ارکان اوسکے صندل - درونج عقربی - مرکی -
صبر سقوطری - زعفران - گل مختوم - جدوار خطائی - کافور - کوٹ چہان کر
گلاب مین گولیان بنائین ۳ ر ہر روز پھانک لیا کرین - اور یہ غذا استعمال کرین -
دال مونگ - ارد - شیر گاؤ - آش جو - مسور معہ سرکہ - روٹی - چاول - سبز ترکاری
کہیر - گوشت - لیمو وغیرہ بلا خواہش کھانا نہ کھاوین اور مختلف اقسام کا کھانا
مجتمع معدہ مین کرنا مناسب نہین - صبح کو بعد انفراغ ضروریات ہواخوری کرنا اچھا ہے
اگر بغرض اصلاح ہضم سفوف زیرین استعمال کرین تو نہایت مفید ہو -
بادیان مقشر ایک چھٹانک - کشنیز مقشر ایک چھٹانک - دانہ الائچی سرخ ۶ تولہ -
دانہ الائچی سفید دو تولہ - گل منڈی ایک تولہ - گل نیب ۶ ماشہ - گل آگ ۳ ماشہ
گل انبہ خشک ۳ ماشہ - برگ پودینہ کلان ایک تولہ - کوٹ چھانکر شکر سفید ہموزن
ادویہ ڈالکر سفوف بناوین اور چار ماشہ بعد کھانا کھانے کے پھانکین اور پانی
جوش دیکر پیوین یا بھاڑ کا ریت پانی مین گھولین جب تہ نشین ہو جاوے تب
استعمال کرین یا کوئلہ وغیرہ سے صاف کیا ہوا پانی پیوین - سرکہ ترش اشیا
مثل لیمون - آلو - املی - سماق کا استعمال ہر طریقہ سے مناسب ہے -

سبب طاعون

اکثر فساد ہوا سے ہوتا ہے جیسے کہ رئیس الاطبا جناب حکیم محمد اجمل خان صاحب استادی
دہلوی بحوالہ قول شیخ بوعلی سینا تحریر فرماتے ہین کہ زمین کے سڑے ہوے زہریلے
ابخرات کے ملنے یا نفس ہوا کے اجزا کی اوس کیفیت تبدیل ہونے سے جو حافظ
صحت ہے وبا پیدا ہوتی ہے ہوا کی حالت بالکل یا کسی قدر زیادہ متغیر ہو جاتی ہے جیسے کہ

رکا ہوا پانی یا کسی چیز کا مخلوط شدہ پانی گندہ ہوجاتا ہی - اسی طریقہ پر ہوا بھی بسبب
رکنے رکاوٹ درختان و مغاکان اور ملنے ابخرہ ناقصہ و دخان بد سے عفونت
قبول کرتی ہے اور جسقدر ہوا رطوبت ناک ہوگی اوسی قدر عفونت جلد قبول کریگی
بمقابلہ ہوائے خشک کے - دیکھئے موسم گرما مین وبا معدوم ہوجاتی ہے -
جاننا چاہیئے کہ اثر ہوا کا روح اور بدن مین زیادہ ہوتا ہے پس جسوقت ہوا متعفن
ہوتی ہے اخلاط کو گندہ کردیتی ہی - بالخصوص اخلاط نواحی قلب کو - مگر اپنا پورا
اثر دکھلاتی ہے اون لوگون کو کہ ضعیف القوی یا کثیر الجماع یا مفتوح المسام یا جسم
اخلاط ردیہ سے پر رکھتے ہین - ہندوستان مین جب سے طاعون شروع ہوا ہے
یہی دیکھا جاتا ہے کہ پہلے چوہے مرتے ہین تب انسانون مین طاعونی اموات شروع
ہوتی ہین - آجتک یہ ٹھیک سمجھ مین نہین آیا کہ چوہے طاعون کیونکر پھیلاتے ہین
میرے خیال ناقص مین انکی ایک وجہ آئی ہے شاید صحیح ہو اور وہ یہ ہی جبکہ ثابت
ہوگیا کہ زمین کے سڑے ہوئے زہریلے ابخرات کے اوٹھنے سے وبا پیدا ہوتی ہی،
اور چوہے بلون اور سوراخون اور مکانون کی دیوارون مین مدتون سے رہتے ہین اور
سالہا سال اونکی مینگنیان جمع ہوتی رہتی ہین معلوم ہوتا ہے کہ اونمین مادہ سمی
بوجہ ابخرہ زمین بسبب قرب جو سردست زمین کے اندر موجود ہے پہلے پیدا ہوتا ہے
اور وہ ہی زہریلا مادہ ہوا کے ذریعہ سے چوہون کے جسم مین پہونچ کر زہر پیدا کردیتا
ہے پس چوہے گھبرا گھبرا کر نکلتے ہین اور تڑپ تڑپ کر مرجاتے ہین - پس سمیت اثر
مکان مین کرجاتی ہے - پھر بذریعہ ہوا وہ سمیت انسانون مین اثر دکھلاتی ہے
نعوذ باللہ منہا - ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ چوہون کی مینگنیون مین جو سمیت
پیدا ہوتی ہے اونمین بوجہ غلاظت پسو پیدا ہوتے ہین اور وہی چوہون کے جسم مین
جاکر خون مین زہر پیدا کردیتے ہین جس کے سبب سے چوہے بدحواس اور پریشان ہوکر

اپنے بلون سے باہر نکل آتے ہین اور تڑپ تڑپ کر مرجاتے ہین - اسی طرح مرغی
کے دربہ مین جب غلاظت زیادہ جمع ہوتی ہے تو اسمین بھی پسّو پیدا ہوکر بعض وقت
مرغیان مرنے لگتی ہین - اور یہ پسّو جو چوہون کے جسم سے چپٹے ہوئے ہوتے ہین
اونکر آدمیون پر بھی چپٹتے ہین اور طاعون لے آتے ہین پس اس طریقہ چوہون سے
آدمیون تک طاعون پہونچتا ہے - اور پنجاب مین تو کتون - بلیون - گیدڑون اور
بندرون اور مویشیون اور گدہون تک مین پہونچا اور معمولی اس مرض کا اثر
گائے - بہینس - گہوڑے مین نہین ہوتا ہے جبوقت حد افراط سے تجاوز کرتا ہے
تب ان ہر سہ اشیا پر پہونچتا ہے اسوجہ سے انکو مامون اور محفوظ اس مرض سے
مانا گیا ہے -

مقام طاعون و اصلیت

اکثر نرم گوشت مین ہوتا ہے خواہ وہ نرم گوشت حساسہ ہو جیسے کہ چھاتیان فوطہ
جڑ زبان یا غیر حساسہ ہو جیسے کہ پس گوشت و بغل و بن ران اور طاعون ایک
پھنسی صغیر الجسم مثل باقلا یا ورم کبیر الجسم مثل اخروٹ یا زیادہ ہوتا ہے جس طریقہ
کا بھی ہو تلہب اور سوزش لازم بالائے اطراف تک ہو - یہ مرض جدید نہین پرانا ہے
بعض کہتے ہین کہ ابتدا اسکی ملک حبش سے ہوئی - لقمان حکیم کے زمانہ مین یہ
مرض یونان مین ہوا اطبائے وہان اسکا نام طیعون رکھا گیا تھا پھر جب عرب مین
ہوا تو اہل عرب نے اسکا نام طاعون رکھا اور جب یوروپ مین پہونچا تو اسکا نام
بلیگ بمعنی مرض موت ہوا - علاوہ برین مختلف اوقات مین مختلف جگہ مثل افریقیہ
کشمیر قسطنطنیہ شام مصر وغیرہ مین ہونا قطعی ثابت ہے - حکمائے انگلستان بخار کو
اصل اور ورم کو اوسکی علامت کہتے ہین - اور اطبائے یونان اسکے خلاف ہین لیکن بنظر

اور دنبل کا ہونا دونون فرقون کے نزدیک مسلم ہی۔ اس اختلاف سے مغایرت
نہین ہو سکتی کیونکہ مفہوم دونون کا ایک ہی۔ لفظ طاعون مین حکما کا اختلاف
ہے بعض کہتے ہین طاعون اسم فاعل مبالغہ کا صیغہ ہی اس لئے کہ اس مرض
مین بیحد تکلیف ہوتی ہے گویا کہ کوئی نیزہ چبھو رہا ہی۔ ملا نفیس نے شرح اسباب
و علامات مین اسکی تحقیق لکھی ہی اور قرشی اسکا نام طاعون ہونے کی دو وجہ لکھتا ہی
اول جسطرح طعن اور نیزہ کا زخم اندر دور تک رہتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
نیزہ چبھوتا ہے اس مشابہت سے نام طاعون رکھا گیا۔ دوم جب ملک
حبش کے کسی شہر مین طاعون ظاہر ہوتا تھا تو اہل شہر رات کو خواب دیکھتے تھے
کہ دشمن کا لشکر آیا ہی اور طعن کر رہا ہی۔ حالت خواب مین جس عضو پر دشمن کا نیزہ
پہونچتا تھا اُس عضو پر طاعون ظاہر ہوتا تھا۔ لہذا قدما نے اسکا نام طاعون
رکھا۔ اب بالاتفاق طاعون کی تعریف یہ ہی کہ ہر ورم قتال کہ جسکا مادہ
تمام جوہر سمی کی طرف مستحیل ہوگیا ہو اور عضو کو فاسد کر دیتا ہو اور حوالی عضو
مادون کا رنگ متغیر ہوگیا ہو اور بواہ شرائین اوس کے مضرت قلب تک پہونچے
اور قے بھی عارض ہو اور خفقان اور غشی پیدا کرے اوسکا نام طاعون ہے
یہ مرض ہندوستان مین اول بندر بمبئی مین ۱۸۹۶ع کو ہانگ کانگ جزیرہ سے
بذریعہ ان متعلقین تجارت و نیز اشیاء تجارتی مثل غلہ وغیرہ کہ جو مخلوط شدہ
جوہون گھوسون مبتلائے مرض تھا آیا پھر اوسکے اطراف مین ہوا اب قریب
قریب کل ہندوستان مین پھیل گیا۔ گزشتہ ایام مین جب کبھی وبا
آتی تھی تو دوسرے شہرون مین بہت کم جاتی تھی کیونکہ ریل نہ تھی جس مین
مین مسافر ایک شہر سے دوسرے شہر مین جاتا تھا اس درمیان مین
آلائش وبا اوس کے لباس اور اسباب سے دور ہو جاتی تھی اب ریل کی

بدولت نہایت جلد جلد چلی جاتی ہی۔ جو لوگ آلودہ مقامات سے آئیں اونکے کپڑے اسباب اشخیار خوردنی تمام خطرہ سے مبرا نہیں حتی المقدور ضرور احتیاط کیجائے۔

تشخیص طاعون

جسوقت طاعون نکلنا شروع ہوتا ہے اوسی وقت سے اوس جگہ ایسی سوزش اور جلن ہوتی ہے کہ جس سے مریض گمان کرتا ہی کہ کسی نے آگ رکھدی ہی اور ہر چہار طرف طاعون کا سیاہ ہوتا ہی یا سبز یا تیرگی مایل یا زرد یا سُرخ اور متلی یا قے بھی ہوتی ہے اور تپش قلب اور بیہوشی پائی جاتی ہی۔ لرزہ سے بخار آتا ہی۔ آنکھون مین سُرخی کے ساتھ کدورت پائی جاتی ہے۔ بیمار کا خوف زدہ ہونا کبھی ناک سے دماغی خون اور مُنہ سے ریہ کا خون آنا اور کبھی مشابہ زہر خوردہ کے ہونا۔ زبان کا سفید۔ تیرگی مائل ہونا یا سیاہ ہونا۔ جبکہ سمیت زیادہ ہو۔ درد سر ہونا۔ کبھی کبھی طاعون سے زرداب یا خون ٹپکنا۔ جلد بدن پر مختلف رنگ کے داغ ظاہر ہونا سوئ تنفس اور پیاس کا زیادہ ہونا۔ علاوہ ازین یہ نو علامتین جو کبھی کل اور کبھی بعض حسب قلت در دہت مادہ پائی جاوینگی۔

اوّل یہ کہ ظاہر بدن سخت گرم نہ ہو لیکن اندر بدن کے گرمی سخت ہو۔ دوسرے تنفس کہ اپنی اصلی حالت پر نہو یعنی تنگ ہو یا متواتر یا ملبند یا بو دار ہو اور یہ علامت بد ہی۔ تیسرے عرق بدبو دار آنا۔ چوتھے نبض صغیر و متواتر ہونا اور پیشاب تیاہی مایل آنا اور پاخانہ بدبودار اور بدرنگ اور جھاگ دار ہونا۔ پانچوین تلی ہونا یا مشابہ استسقا والون کے ہونا۔ چھٹے متلی ہوئے اور قے صفراوی یا سوداوی شامل ہو اور ہچکی نہو اور فم معدہ یعنی دل کی جانب درد ہو

اور خشک کھانسی ہو۔ ساتوین تشنگی ہو اور خشک ہونا زبان اور مُنہ کا اور
بُنِ دندان اور اندر مُنہ کے ورم ہونا۔ نیند نہ آنا۔ عقل مختل ہونا۔ جسم سست
ہونا اور قوت ساقط ہونا۔ اور غشی پڑنا۔ آٹھوین شور سُرخ ظاہر بدن پر
ظاہر ہونے اور چھپ جانے۔ اور آخیر مین اکثر طاعون ہو جاتا ہے۔
نوین۔ سختی بخار کی رات مین زیادہ ہونی۔

علامات ردیہ طاعون

سب سے بدتر باعتبار رنگ وہ طاعون ہوتا ہے کہ جس کا حلقہ سیاہ
ہوتا ہے پھر اوس کے بعد سبز پھر اوسکے بعد تیرگی مائل پھر اوس کے بعد زرد
پھر اوس کے بعد سُرخ۔ اسی واسطے سیاہ طاعون کو آزدار اور سبز طاعون
کو زدی اور تیرگی مایل کو ناہبن اور زرد کو سلیم اور سُرخ کو اسلم لکھا ہے
اور باعتبار مقام کے سب سے بدتر وہ طاعون ہے جو بائین بغل مین ہو اور بعد
اوسکے داہنی بنِ رالن کا۔ بعد اوسکے داہنی بغل کا بعد اوس کے بُن ران بائین
کا پھر گردن کا اور ہر دو بغل کے بہتر ہر دو بُن ران سے۔ ابتدائے مرض
سے اجابت غیر معتاد شروع ہونا۔ سفیدی زبان معہ تیرگی و لکنت و بیہودہ
بکنا۔ غشی زائد ہونا۔ متواتر سانس خلاف قاعدہ لینا اور عوارضات مثل خفقان
غشی زیادہ ہونا اور گلٹی کا رنگ سیاہ یا سبز ہونا اور سیاہ ہونا زبان کا معہ
موجودگی قے۔ یہ ہر سہ علامت قاتل ہین۔ اس مرض مین ابتدائی چار یوم زیادہ
خطرناک ہین۔ بعض اطبا کا مقولہ ہے کہ اس مرض مین ورم اندر اور باہر دونون
جگہ ہوتا ہے۔ اور باہر کا ورم گلٹی کہلاتے ہین۔

علاج طاعون

اس کے علاج مین جہانتک ممکن ہوسکے تبرید اور تقویت قلب کی بذریعہ ادویہ
باردہ معطرہ مثل شربت انار و شربت بہی و شربت سیب وغیرہ کی کوشش بلیغ
کیجاوے اور ترشائی ترنج اور نارنجی اور لیموں کی استعمال کرائی جاوے
اور صندل و نیلوفر و کافور کو گلاب مین گھس کر سینہ پر لیپ کرین اور ادویہ
دافع سم مثل صندل و کافور و سیب و بہی و ترنج سنگھاوین اور مکان کی ہوا جس طریقہ
پر کہ پہلے بتلائی گئی ہے ۔ درست کرین ۔ ادویہ رادعہ ہرگز طاعون پر نہ لگاوین
لیکن اوسکے ہر چہار طرف سرد چیزون کا لیپ کرین تاکہ مادہ سمی اندر بدن کے
نہ جاوے اور طاعون پر شرط عمیق لگایا جاوے تاکہ مادہ سمی کافی طور پر خارج
ہو جاوے اور بعد شرط آب گرم سے دہوئین تاکہ خون جلد بند ہونے پاوے
بلکہ کچھ دیر جاری رہے کیونکہ جسقدر مادہ نکلیگا اوسیقدر بہتر ہوگا اور استعمال آب سرد
سے فوراً ٹھیر کر منجمد ہو جاوے گا ۔ **فائدہ** جسوقت مریض مین خفقان اور
غشی غالب ہووے مناسب ہے کہ آب گرم بالخصوص جوشاندہ بابونہ اور سبت کا
تیار کرکے ورم پر کچھ دیر تک ڈالا جاوے ۔ تاکہ مادہ جو قلب کی طرف متوجہ ہوگیا
ہے اپنی جگہ پر لوٹ کر تحلیل ہو جاوے اور بیمار کو سرد مکان مین رکھین اور اطراف
مکان کا مثل برف و ٹٹی خس وغیرہ سے سرد کرین اور لازم ہے کہ ورم پر
پرسیاوشان و خطمی و بابونہ کا لیپ کرین تاکہ سرد ہوا سے محفوظ رہے کیونکہ
خارجی استعمال سردی کا اس ورم پر سخت مضر ثابت ہوا ہے بدینوجہ کہ سردی
روکتی ہے مادہ کو اور یہ مادہ سمی ہے ۔ اس صورت مین یہ مادہ سمی لوٹ کر
عضو رئیس پر پہونچے گا بسبب قرب کے اور یہ عضو رئیس اس ردی سمی مادہ کا

کب متحمل ہوگا اسواسطے لکھا ہے کہ اگر بعد شرط خون نہ نکلے تو تھوڑا تھوڑا خون
اُس جگہ کا چوسا جاوے تاکہ مادہ پورے طور پر نکل آوے اور گرم پانی نہ ڈالا جاوے
کیونکہ گرم پانی اگرچہ بالفعل گرم ہی ہے لیکن بالقوۃ سرد ضرور ہی۔ لیکن اگر آب گرم
استعمال کیا جاوے تو وہ کیا جاوے کہ جس میں ادویہ گرم جوش دی گئی ہیں
اور غذا سرد سغذا خون ہونی چاہیئے مثل مسور مرغ و تیتر کہ پانی میں پکایا
ہو اور قدرے سرکہ بھی ڈالا گیا ہو اور قرص۔ دینا چاہیئے کہ جو گوشت چوزوں
اور بٹیروں سے مع بقولات سرد بنایا گیا ہو۔

تنبیہ ۔ اطبا طاعون میں فصد سے اختلاف لکھتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ
فصد نہ ہونی چاہیئے جیسے کہ بچھو کاٹے ہوئے کی فصد نہیں کی جاتی ہے۔
کسواسطے کہ بچھو کاٹے ہوئے کی فصد کیجاے گی تو بجاے عضو زہر دار کل جسم
میں بسبب دوران خون زہر پھیل جاویگا اور بعض کہتے کہ فصد کرنی چاہیئے اور خون
زیادہ لینا چاہیے جیسے کہ نسع کزدم جہرہ میں کہولتے ہیں۔ کیونکہ عفونت اور سمیت
کو ترقی دینے والی رطوبت ہی۔ خصوصاً خون کی پس جسقدر رطوبت بدن میں
کمتر ہوگی اوسیقدر قوت زہر کم ہوگی۔ اور طبیعت غالب آویگی۔ خلاصہ یہ ہی کہ اگر
امتلا خونی ہے اور کوئی مانع مثل صغر سنی نہیں ہی تو فصد کہول دیجانے۔ اور خون
مناسب لیا جاے اور یہ ہی رائے شیخ کی ہے۔ اور اس مرض میں فصد
کہولنے سے نفس عضو کا مواد نکالنا مقصود نہیں بلکہ اس وجہ سے ہی کہ مادہ
متعفنہ جو سہل القبول ہے خصوصاً سمیت کو نکل جاوے اور مدد مہودی جاتی
رہے۔ (**احتیاط**) جسوقت فصد کرنے کا قصد کیا جاوے تو واجب ہے
کہ چند چیزیں پیشتر بہم پہونچائی جائیں۔ اول یہ کہ طاعون پر شرط لگائی جائیں
تاکہ مادہ سمی نفس عضو سے خارج ہو جاے اور خوف انتشار سم کا وقت فصد

کے کل جسم مین کمتر ہو جاوے ۔ دوسرے یہ کہ ارد گرد طاعون کے اشیاء
باردہ قابضہ مثل گل ارمنی خفض مامیثا کا لیپ کیا جاے تاکہ مادہ ذی سمیہ
جو اُس جگہ جمع ہی وہین گرفتار رہے اور وقت دوران خون (جو بہ سبب فصد ہو گا
جنبش نکرنے پاوے ۔ تیسرے یہ کہ محافظت اعضا رئیسہ بالخصوص قلب کی
زیادہ کیجاوے تاکہ مادہ بہ سبب حرکت کے اُن اعضا پر نگرنے پاوے ۔
اور تدبیر محافظت اعضا یہ ہی کہ اطلیہ عطریہ باردہ سینہ پر رکھین اور خوشبوئین
سرد سونگھا مین اور ٹھنڈا پانی اور گلاب ملاکر تھوڑا تھوڑا پلاتے رہین جسوقت
تک کہ خون جاری رہے اور بعد مین بھی یہی قاعدہ جاری رکھین اور یہ تمام
احتیاط جو متعلقہ فصد بیان کی گئی ہین اُس حالت مین ہین کہ مادہ طاعون کا
کثیر السمیت ہو ۔ تقلیل سمیت مین ان احتیاطون کی کچھ ضرورت نہین
بلا خوف فصد کھولدی جاے اور اگر بحالت کم سمیت طاعون مین بھی احتیاط
کرلیجاے تو زیادہ مناسب اور بہتر ہی اور کثرت اور قلت سمیت مادہ کی
رنگ ورم سے معلوم کرنی چاہیے جیسے کہ اوپر بیان کیا گیا ۔
فائدہ ۔ خفقان اور غشی شدید ہونا علامت ہی متوجہ ہونا مادہ سمیہ کا قلب پر
اور درد سر اور بیہودہ بکنا علامت ہی متوجہ ہونا مادہ سمی کا دماغ کی طرف ۔
بس اگر دل کی طرف متوجہ ہو تو فوراً جوشاندہ بابونہ اور شبت کا پانی مین تیار
کرکے ورم پر ڈالے جیسے کہ اوپر بیان ہوا اور جسوقت دماغ کی طرف متوجہ
سمجھا جاے پاشویہ کرایا جاے جسکا بیان آگے ہوگا ۔ اور شاخین لگائی جاوین
پنڈلیون پر اور خوب چوسی جاوے تاکہ انجرے دماغ سے نیچے کی جانب
متوجہ ہون ۔ دودھ چاول پکاکر طاعون پر باندہنا نفع کرتا ہے اور کھانا شیر گاو
اور چاول کا بھی بہتر ہی ۔ شہد اور شکر سفید ملاکر ورم پر لگانا جاذب اور محلل مادہ

خیال کیا گیا ہے۔

نسخہ پاشویہ

جو واسطے درد سر اور حمیات اور ابخرات دماغی کو مفید ہے۔ گل بنفشہ ۱۴ ماشہ
مکو ۱۴ ماشہ گل خطمی ۱۴ ماشہ گل نیلوفر ۱۴ ماشہ سبوس گندم ۲ تولہ ۸ ماشے
برگ بیری دس سیر پختہ پانی میں جوش دیں جسوقت تیسرا حصہ جلجاوے تب صاف
کرکے پاشویہ کریں۔

نسخہ دواء المسک معتدل

تالیف علوی خان جو خفقان کو مفید اور مقوی قلب ہے اور ابخرہ جو دماغ کو صعود
کریں تحلیل کرنیوالا اور روکنے والا **صفتہ** زر تنک منقی ۱۰ ماشہ
طباشیر سفید ۱۰ ماشہ۔ صندل سفید ۱۰ ماشہ صندل سرخ ۱۰ ماشہ کشنیز خشک
مقشر ۱۰ ماشہ گل گاؤزبان ۱۰ ماشہ آملہ منقی ۱۰ ماشہ بسد ۱۰ ماشہ
تخم خرفہ مقشر ۱۰ ماشہ ورق نقرہ ۱۰ ماشہ مروارید ناسفتہ ۷ ماشہ
کہربا شمعی ۷ ماشہ ورق گل سرخ ۷ ماشہ ابریشم مقرض ۷ ماشہ دار چینی ۷ ماشہ
بہمن سرخ بہمن سفید ۷ ماشہ درونج عقربی ۷ ماشہ زعفران ۷ ماشہ عود ہندی ۵ ماشہ
بادرنجبویہ ۵ ماشہ مصطگی ۳ ماشہ اشنہ ۳ ماشہ ہیل بوا ۳ ماشہ۔
عنبر اشہب ۴ دانگ مشک تبتی ۴ دانگ۔ آب سیب شیریں۔ قند سفید
عسل سفید تینوں برابر تین گنے وزن دوا کے حسب دستور معجون تیار کریں
اور بعد چالیس یوم کے کھاویں۔ بقدر ۳ ماشہ۔

نسخہ مفرح بارد

جو گرم مزاج والوں کو بہتر دواء المسک بارد اور یاقوتی سے ہے اور واسطے ضعف
دل اور خفقان اور ناقہین کو ازبس مفید ہے۔ صفتہ گل سرخ دہ مثقال

گاوزبان ۳۰ مثقال ۔ تخم کاہو مقشر ۳ مثقال ۔ تخم خربزہ ۳ مثقال ۔ مغز تخم کدو ۳ مثقال ۔ مغز تخم خیارین ۳ مثقال ۔ تخم خرفہ ۳ مثقال ۔ صندل سفید ۲ مثقال ۔ بہمن ۲ مثقال ۔ طباشیر ۲ مثقال عود ہندی ۱ مثقال ۔ درونج ۱ مثقال ۔ زرنباد ۱ مثقال ۔ بہمن سفید ۱ مثقال ۔ زعفران نیم مثقال ۔ عنبر اشہب ۲ دانگ مشک ایک دانگ ۔ آب سیب آب انار آب بہی برابر سہ چند وزن ادویہ بدستور معجون بنادین ۔

خمیرہ گاوزبان عنبری

جو تقویت دماغ اور قلب اور تفریح اور جملہ اقسام خفقان کو بے نظیر ہے ۔
گاوزبان گیلانی ۔ گل گاوزبان ۔ کشنیز خشک ۔ ابریشم مقرض بہمن سفید صندل سفید ۔ تخم بالنگو تخم فرنجمشک بادرنجبویہ ۔ اسطوخودوس عود صلیب جدوار خطائی ۔ بہمن سرخ ۔ دو سیر پانی مین رات کو بھگودین ۔ صبح کو جوش دین جبوقت تیسرا حصہ جل جلجاے مصری شہد مین قوام کوین اور آخر قوام مین عنبر اشہب داخل کرین ۔ ورق طلا ورق نقرہ حل کرین جسقدر حل زیادہ ہونگے اوسیقدر بہتر ہوگا اور اگر اس ترکیب مین مروارید ناسفتہ ۔ یاقوت ۔ زمرد ۔ زہر مہرہ شامل کردیا جاوے مثل تریاق ہوجاوے ۔

نسخہ حریرہ

جو دماغ کو قوت دیوے اور خشکی رفع کرے اور خشک کھانسی تک کو مفید ہے ۔
مغز بادام شیرین ۔ مغز تخم کدو شیرین ۔ مغز تخم تربوز ۔ صمغ عربی نشاستہ ۔ مصری ۔ خمبہ دوا اون کو پانی مین پیسکر آگ پر پکاوین جسوقت گاڑھا ہو پلاوین ۔

ادویہ دہونی

برگ نیب ۔ برادہ نیب ۔ کافور جھڑیلہ ۔ لوبان ۔ عود گوگل ۔ لکڑی جھاؤ ۔ بوم بگر سرس گندھک

دفعیہ سمیت

جسوقت اثر سمیت کا ظاہر ہو لازم ہی کہ قوابیزان واسطے برانگیختگی اور تقویت حرارت
غریزی کے بیان کیجاتی ہیں استعمال کریں اور گلاب خالص ہر تدبیر میں شامل کریں اور اگر
سمیت میں حرارت زیادہ ہو زہر مہرہ خطائی ہمراہ عرق گلاب کے کافی ہو۔ مصنف
شفاء الاسقام شربت لیموں کاغذی کو قایم مقام تریاق خیال کرتے ہیں سکنجبین
کافی مفید ہے۔ اور اگر سمیت میں حرارت زیادہ نہو چوب حیات وجدوار اور
نارجیل دریائی دینا انمیں سے جو کوئی میسر آئے یا کل بقدر نیم نیم ماشہ بشرطیکہ مجموعہ
ہوں اور بحالت تنہائی بقدر ایک ماشہ گلاب میں گھس کر پلاویں۔ چوب حیات
ایک ماشہ فلفل سیاہ پانچ دانہ پانی میں گھس کر پلانا سمیت کو از حد مفید ہی +

دفعیہ خلل عقل و سرسام

فوراً فصد مناسب وقت اگر ہو بغرض جذب و اخراج مواد استعمال کریں اور بکثرت
سینگیاں بلا پچھنہ کی رانوں اور پنڈلیوں اور قدموں پر لگادیں اور کھدر کپڑا
تلوون پر پھیریں اور تبرید اور ترتیب اور تقویت دماغ میں غفلت نکریں اور سرد
اشیاء کا سینہ پر ترتیب کریں تاکہ ابخرے جو معدہ سے اوٹھتے ہیں بوجہ سردی
خارجی کے غلیظ ہو کر دماغ تک نہ جاویں۔

دفعیہ غشی

اطراف یعنی ہاتھ پاؤں کی بندش اس طریقہ پر کریں کہ ایک پٹی کپڑے کی رانوں
سے ٹخنوں تک اور شانوں سے پہنچوں تک کہیں اسطور پر کہ اوپر سے نیچے کی
طرف باندھیں اور کھولنے کے وقت اسکے برعکس کریں اور خوشبوئیں مثل عطر و صندل
وغیرہ کی سونگھاویں اور صندل الوفی گلاب میں ملاکر موقع پر چھینٹیں ماریں اور بال
سر کے بقوت کھینچیں اور سینگیاں مع دو پاشوئی استعمال کریں۔ دواء المسک [illegible]

حل کرکے حلق میں ٹپکادیں یا گلاب سرد کرکے برف میں پلاویں اور بعد افاقہ شربت
لیموں شربت صندل وغیرہ چٹادیں اور استعمال دوغ بھی جائز رکھا ہے۔

دفعیہ قے

تنویش اطراف حسب طریقہ جو دفعیہ غشی میں بیان ہوا استعمال کریں اور قدرے گل ارمنی
سرکہ آب آس میں حل کرکے تلووں پر طلا کریں اور کپڑا سرد پانی میں تر کرکے
معدہ پر رکھیں یا برف کا ٹکڑا حسب ضرورت معدہ پر رکھیں یا گل سرخ صندل
کافور زہر مہرہ گلاب میں گھسکر معدہ پر لیپ کریں۔ یا یہ ضماد کام میں لاویں۔
سماق صندل سفید زرورد طباشیر گل سرخ گل ارمنی گلاب میں گھس کر اور
تھوڑا سرکہ خالص ملا کر لیپ کریں۔ اگر اسفنج کو سرکہ میں تر کرکے معدہ پر رکھیں تو
مفید ہوگا۔ کافور کو عجیب خاصیت ہی قے بند کرنے میں اور متلی کے دور کرنے میں
چاہیے کہ آب انار ترش میں ملا کر پلایا جائے یا سونگھایا جائے یا معدہ پر طلا کیا جائے
ہر طریقہ پر مفید ہے۔ عرق لیموں میں بقدر حاجت فلفل سیاہ پیسکر چٹانے سے متلی موقوف
ہو جاتی ہے۔

دفعیہ دردسر

چاہیے کہ بندش اطراف حسب دستور مذکورہ کریں اور گلاب اور سرکہ روغن گل آپس میں
ملا کر سونگھاویں اور یہ نطول استعمال کریں گل سرخ گل خطمی۔ گل نیلوفر گل بنفشہ
جو مقشر برگ بید سادہ سبز برگ بیری۔ پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور سر پر
ڈالیں۔ (نسخۂ دیگر) سرکہ ۲ تولہ روغن گل ۵ تولہ آب عنب الثعلب سبز۔ آب خیار۔ گلاب
آپس میں ملا کر اور کپڑا بھگوکر سر پر رکھنا مفید ہے۔ ایضاً۔ منقی تخم کاہو مقشر
گل نیلوفر۔ گل بنفشہ کتیرہ ہی۔ گل خطمی سفید گلاب میں گھس کر روغن گل ملا کر کمپیہ بناویں
اور تالو پر رکھیں اور نزلہ بند کنپٹی پر چپکاویں اور وہ یہ ہے۔ گوند کتیرا۔ گوند کیکر۔ زعفران

افیون۔ سفیدہ بیضۂ مرغ مین ملاکر کاغذ کو مثل روپیہ کے تراش کر دو نین اوپر لگاکر کنپٹیون پر چپکادین۔

دفعیۂ تشنگی

جسوقت تشنگی زیادہ ہو تو اول یہ تحقیق کرنا چاہیئے کہ آیا مادۂ متغیرہ کل خارج ہوا یا نہین اگر نہین ہوا تو پہلے اوس کو خارج کرین اسواسطے کہ طبیعت اکثر ایسے وقت مین بسبب حرارت مادہ کے طبیعت طلب آب سرد کرتی ہی یا بسبب لزجت مادہ کے خواہش آب ہوتی ہی تاکہ معدہ دہل جاوے یا بسبب حرارت قلب و اعضاء تنفس وغیرہ کے غلبۂ تشنگی کا ہووے جیسے کہ ہوائے وبائی و فساد مزاج روح مین ہوتا ہی اسوقت مین تعدیل اور تبرید ہوا مین کوشش کرین اس طریقہ پر کہ مکان کے دروازون پر پردے خس اور جواسہ کے لگادین اور اوپر آب سرد۔ گلاب۔ عرق کیوڑہ۔ عرق بید سادہ۔ چھڑکین اور گلدستے شاخون اور پھولون سرد مثل برگ بالنگ برگ خرفہ۔ برگ بید سادہ۔ برگ صندل برگ کاہو اور گل گلاب جوہی گل کیتکی۔ گل کیوڑہ و ناشپاتی انار سیب نارنگی گل نیلوفر تازہ موتیا انہین سے جو چیزین وقت پر دستیاب ہون رکہے اور میوہ جات باردہ مثل ککڑی بالنگو کہیرہ کدو سفید تربوز پارہ پارہ کرکے اور سیب بہی ناشپاتی تازہ کا پانی نچوڑ کر چھڑکین۔ سرکہ گلاب پانی جابجا مکان مین اور دیوارون پر چھڑکین اس ترکیب سے ہوا سرد ہوکر فوراً تسکین مریض ہوگی اور بغرض تسکین مریض پوٹلی اسپغول یا بہدانہ کی پانی مین ترکرکے ہونٹون اور دانتون اور زبان پر پہیرین اور گلاب برف مین سرد کرکے جرعہ جرعہ پلادین یا محض عرق گاؤزبان تہوڑا تہوڑا پلاوین۔

ابتدائی تجربۂ ذاتی حقیر

میرے ایک عزیز دوست مولوی نیاز احمد صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ شیرکوٹ کا فرزند

عزیز احمد کی عمر تقریباً بارہ سال ہے بتقریب شادی اپنے ایک رشتہ دار کے یہاں مقیم
سندیلہ ہو گیا تھا - بعد واپسی دو تین روز بیمار رہا اتفاقاً وہ بعد واپسی اوسی مکان میں
سوتا تھا کہ جسمیں یہ ناچیز سوتا تھا ایک شب اوس کو سخت کرب اور بیداری رہی جس سے
وہاں کے سونے والے بیدار ہوگئے اور اوسکا حال دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ بخار
سخت ہے - میں بھی پڑا سنتا تھا - میں نے بسبب کرب شدید یہ خیال کیا کہ اس درجہ
بیقراری تو محض بخار سے ہو نہیں سکتی بدیں وجہ سوال کیا کہ تمھارے کہیں درد تو نہیں جواب
دیا کہ ہاں داہنی بغل میں درد ہے مجکو شبہ تو پہلے ہی سے بسبب سفر کر سندیلہ اور
لکھنؤ جو اس عارضہ میں مبتلا تھے تھا اب اس جواب سے یقین ہوگیا صبح کو بعد نماز
صبح دیکھا تو درحقیقت بخار شدید داہنی بغل میں گلٹی - آنکھیں سرخ تشنگی - زبان
پر سفید میلے پن سے کرب زیادہ باتیں بیہودہ پائی گئیں الغرض وہ مرض موجود ہی تھا
میں نے اوس کے باپ کو مدرسہ مذکورہ میں اطلاع کرائی کہ رات آپکے لڑکے کو بخار رہا ہے اور
بیقرار بھی - وہ آئے اور اوسکا علاج میری ہی جانب رجوع کیا بدیں وجہ کہ وہ مجھسے خوش عقیدت
رکھتے تھے میں نے لعاب بہدانہ شیرہ عناب عرق گاؤزبان میں نکالکر شربت بنفشہ
ڈالکر پینے کو بتلایا اور نیز گھیکوار ہلدی چھڑک کر بند ہوا باندھا گیا - تھوڑی دیر بعد میں اطلاع
دی کہ پیاس زیادہ ہے - میں نے عرق گاؤزبان بجائے پانی تجویز کردیا - غذا بالکل ممانعت
کی - قریب ۱۱ بجے پھر شدائد اعراض کی شکایت ہوئی میں نے پھر اوسی وقت اوسی نسخہ
پینے کی اجازت دی - الغرض ایک دن میں تین مرتبہ تبرید کرائی اوس روز مرض کی حالت
ترقی پذیر رہی اگرچہ اعراض کی خفت بوجہ تبرید ہو جاتی تھی - دوسرے روز پھر وہی
نسخہ دیا گیا - قریب ۸ بجے کے نکسیر جاری ہوئی جس سے تقریباً ۷ سات تولہ خون خارج
ہوا تبرید اس دن بھی تین مرتبہ بوجہ مناسب وقت کی گئی - تیسرے دن صبح کو بفضل
خدا تمام عوارضات میں کمی تھی - تین بجے بھی ابتک رعشہ تبرید محض صبح شام کرائی اور

غذا مین اراروٹ دیا - اوسی روز حسن اتفاق برادر عزیز بابو عبد الغنی ڈاکٹر
شفاخانہ صدر بازار میرٹھ تین چار یوم کی رخصت لیکر مقام شیرکوٹ آگئے
مینے بالقصد اس مریض کو دکھلایا اور پوچھا کہ بتلاؤ اسکو کیا مرض ہے - اونھون نے
جواب دیا کہ طاعون ہے - مین نے کہا ہان مین اس مریض کا مرض طاعون ہی کا
علاج کر رہا ہون - مین نے آپکو صرف اسی غرض سے دکھلایا تھا کہ آپ اس مرض کے خاص
اہتمام مین رہے ہین اور صدہا مریض دیکھے اور علاج کئے ہین مجکو آج یہ اول ہی مریض ہے
اونھون نے اس غدہ کی پوری تحقیق اور تصدیق کی - چار پانچ یوم بعد کل عوارضات موقوف
ہوگئے مگر ضعف اور گلٹی باقی رہی - مین نے اوسپر سات جونکین لگوائین پھر اگلے
روز اسیقدر - اور - پھر پھریرہ لگائین اور پیپ کے پیتو نکا بند ہوا یا بفضل خدا بالکل
گلٹی کان لم یکن ہوگئی - اس قصہ سے محض مقصود فائدہ انام ہے کیونکہ یہ نقشہ
دستور العمل کا کام دے رہا ہے - فقط تمت

قطعہ تاریخ از طبع مظہر الحسن مظہر - شیرکوٹی برادر مصنف کتاب ہذا

کیا مصنف نے یہ غضب ہے جو بند دریا حباب مین ہے
تلاش کر کے دئے وہ نسخے ہین شاذ و نادر کہین یہ ملتا
تھی بہت تریاق کی ضرورت کہ ہوے بچنے کی کوئی صورت
ہے قبضۂ قدرت مین مرنا جینا نہین طبیبون کے اختیار مین ہے

چمک وہ ذرہ مین ہے دکھائی جو ماہ مین آفتاب مین ہے
دوائین اور حال جنکا کافی لکھا گیا اس کتاب مین ہے
بڑی خرابی ہی آہ تھی کہ ہوتا اکثر عذاب مین ہے
ولے ہی تسکین کو اسکے کافی کہ خلق جو اضطراب مین ہے

ہوئی جو تاریخ فکر مظہر کہا یہ ہاتف نے وہ بڑھاکر
تھے جس تجسس مین لوگ اکثر وہ سب اسی انتخاب مین ہے
۱۳۲۳ھ

مکمل تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء

مع نقشہ سلطنت عثمانیہ و ممالک اسلامیہ و حجاز ریلوے

یہ تاریخ جو نہایت قدردانی کے ساتھ چند ہفتوں مین فروخت ہو گئی بہتر انتظام سے سہ بارہ چھپوائی ہے
امین کرسی اخبار کے ایک نامہ نگار کی رای اور تجویز پر اکتفا نہین کیا گیا جنگی سائی ایک وقت مین ایک سے موضع جنگ
سے زیادہ نہین ہو سکتی بلکہ اس تاریخ مین کم از کم بیس یورپین اور انگلش اخبارون کے معزز کارسپانڈنٹون
اور مستند ترکی اور مصری اخبارون کے نامہ نگارون کے چشم دید حالات سے اقتباس کیا گیا ہے اور جو ایک وقت
مین مختلف مقامات جنگ مین متعین تھے جنمین سے کوئی بڑھنے والی فوج مین شامل اور کوئی مفرورین کی
مصیبت کا شریک تھا کوئی دور سے تماشا دیکھ کر طرفین کی کارگذاریون کے فوٹو لے رہا تھا۔ کوئی قسطنطنیہ
کوئی ایتھنز اور کوئی بمقام تھسلی اور ایپائرس مختلف حالات مین سرگرم تھا بعض ٹرکی اور بعض یونان کے
طرفدار تھے۔ پس ناظرین خیال فرما سکتے ہین کہ ایسی تاریخ کس درجہ پسندیدہ اور مستند اور دلچسپ ہو سکتی
ہے جو اس شرح اور بسط اور تاریخوار سلسلہ پر لطف کیفیت کے ساتھ لکھی جاے۔ علاوہ برین جغرافی اور
تاریخی معلومات قسم بہ قسم اور لڑائی کے بعد کی دلچسپ کارروائیان مفصل مندرج ہین حجم (۳۰۰) صفحے
علاوہ ۵ نقشہ جات و تصاویر سلطان المعظم و دیگر کمانڈران افواج وغیرہ نہایت عمدہ کاغذ پر قیمت ۸؍
ناول کشمکش ۔ ۲۴۰ صفحے والا پھڑکتا ہوا ناول ہے جس کو جتنی مرتبہ پڑھیے اوسیقدر لطف
آتا ہے۔ عبارت نئے طرز کی۔ مقفے۔ مقصد اس سے بدگمانی اور بدظنی سے باز رکھنا ہے۔ ۱۲؍
دلخراش ۔ یونان کے مشہور حکیم فیلقوس کے سب سے زیادہ پُر درد مگر دلچسپ مقبول عام تصنیف کا
ترجمہ جسمین ایک یونان کے شاہی خاندان کا اتفاقات زمانہ سے قتل و غارت ہونا نہایت پُر درد دھب ۶؍
شیطنت ۔ ایک اطالین مصور کی عجیب سرگزشت جو لوگ بد تربیت کے قائل نہین وہ پڑہین ۲؍
شرارت ۔ حصہ ۱ و ۲۔ اس دلچسپ کتاب مین لندن کے چالاک لوگون کی عجیب شرارتین بیان ہین ۶؍
تاریخ جنگ اجنادین ۔ یہ سلسلہ فتوحات کی دوسری جلد ہے۔ اسلامی فتوحات قابل دید ہین ۶؍
نعمت غیر مترقبہ ۔ یعنی نامہ جناب سیدی محی الدین ابن عربی جسمین ہر امتقد کا جواب آیات قرآن سے نکلتا ہے

المشتہر اے۔ ایچ۔ زمان برادرس مراد آباد